تخریج شدہ

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ویران محل

اس رسالے میں......

بانس کی جھونپڑی

عبرت انگیز کتبہ

بارونق گھر دیکھ کر رو پڑے

تصوّرِ موت

مزار پُرسی پر غشی وغیرہ ملاحظہ فرمائیں

رسالہ نمبر 3

پیشکش: شہزادۂ عطار حاجی احمد عبید رضا عطاری

4921389-90-91
2201479، 2314045-2203311
Email:maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ویران محل

شاید نفس رُکاوٹ ڈالے، مگر آپ یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بھلا کیجئے۔

﴿یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۲۱،۲۲،۲۳ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ 17.18.19 اکتوبر 2003 اِتوار ملتان شریف) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ عبید الرضا ابن عطار﴾

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، 'جس نے مجھ پر دِن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔' (اَلتَّرغیب وَالتَّرھیب ج ۲ ص ۴۹۹ رقم الحدیث ۲۴۸۳ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

حضرتِ سیِّدُنا جُنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی بیان فرماتے ہیں کہ میرا ایک بار کوفہ جانا ہوا، وہاں ایک سرمایہ دار کے عالیشان مَحَل پر میری نظر پڑی جس سے عیش و تنعُّم خوب جھلک رہا تھا، دروازے پر غُلاموں (نوکروں) کا جُھرمَٹ تھا اور دَریچے میں ایک خوش گُلو کنیز یہ نغمہ اَلاپ رہی تھی:۔

الا یا دار لا یدخلک حزن　　　ولا یعبث بساکنک الزمان

یعنی اے مکان! تجھ میں کبھی غم نہ داخِل ہو اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کرے۔

کچھ عرصے بعد میرا پھر اُس مَحَل سے گزر ہوا تو اُس کے دَروازے پر سیاہی چھا رہی تھی، نوکر چاکر غائب تھے اور اُس وِیران مَحَل پر بوسیدَگی و شکستگی کے آثار نُمایاں تھے۔ زبانِ حال، مُرُورِ زمانہ کے ہاتھوں اس کی ناپائیداری ظاہر کر رہی تھی۔ فَنا کے قَلَم نے اُس کی دِیواروں پر آرائش وزیبائش کی جگہ بربادی و عبرت کو عِبارت کر دیا تھا اور اب وہاں خوشی و مسرّت کے بجائے فنا کی لَے میں غم و وَحشت کا نغمہ گونج رہا تھا۔

میں نے اُس مَحَل کی وَحشت انگیز وِیرانی کے بارے میں دَریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سرمایہ دار مر گیا۔ خُدّام رُخصت ہو گئے، بھرا گھر اُجڑ گیا، عظیم الشّان مَحَل وِیران ہو گیا، جہاں ہر وقت لوگوں کی آمد و رفت سے رونق رہتی تھی اب وَہاں سنّاٹا چھا گیا۔

حضرتِ جُنید بغدادی علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں، میں نے اُس ویران محل کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک کنیز کی نَحِیف (یعنی کمزور) آواز آئی، میں نے اُس سے پوچھا، اِس مَحَل کی شان وشوکت اور اس کی چمک دمک کہاں گئی؟ اس کی روشنیاں، اِس کے جگمگ جگمگ کرتے قُمقُمے کیا ہوئے؟ اور اِس میں بسنے والوں پر کیا بیتی؟ میرے اِستِفسار پر وہ بوڑھی کنیز رونے لگی اور وِیران محل کی داستانِ غم نِشان سنانا شروع کی اور کہا، اس کے مکین (یعنی رہنے والے) عارِضی طور پر یہاں رہائش پذیر تھے، ان کی تقدیر نے ان کو قصر سے قبر میں مُنتَقِل کر دیا۔ اِس ویران مَحَل میں رہنے والے ہر فرد خوش حال اور اس کے سارے اسباب ومال کو زَوال لگ گیا، اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے دُنیا کا یہی دستور ہے کہ جو بھی اس میں آتا اور خوشیوں کا گنج پاتا ہے بالآخر وہ موت کا رنج پاتا اور وِیران قبرِستان میں پہنچ جاتا ہے۔ جو اِس دُنیا سے وفا کرتا ہے یہ اُس کے ساتھ بے وَفائی ضَرور کرتی ہے۔ میں نے اُس کنیز سے کہا، ایک بار میں یہاں سے گزرا تھا تو اس دَرِیچے میں ایک کنیز یہ نغمہ گا رہی تھی:۔

الا یــــا دَار لا یــدْ خــلُک حــزْن ولا یــغْبــث بِســا کنکِ الــزّمــانُ

یعنی اے مکان! تجھ میں کبھی غم نہ داخل ہو اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کرے۔

وہ کنیز بلک بلک کر رونے لگی اور بولی، وہ بدنصیب گلوکارہ میں ہی ہوں اِس وِیران مَحَل کے مکینوں میں سے میرے سوا اب کوئی زِندہ نہیں رہا۔ پھر اُس نے ایک آہِ سرد دِلِ پُر دَرد سے کھینچ کر کہا، افسوس ہے اُس پر جو یہ سب کچھ دیکھ کر بھی (فانی) دُنیا کے دھوکے میں مُبتَلا رہتے ہوئے اپنی موت سے غافِل ہو جائے۔ (رَوضُ الرِّیاحِین ص ۲۷۵ ط ، دارللبشائر دِمشق)

عبرت ھی عبرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وِیران مَحَل کی حِکایت اپنے مکینوں کے فَنا کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اُترنے کا کیسا عبرت ناک منظر پیش کر رہی ہے! آہ! وہ لوگ فانی دُنیا کی آسائشوں کے باعِث مَسرور وشاداں، زَوال وفنا سے بے خوف، موت کے تصوُّر سے نا آشنا، لذّاتِ دُنیا میں بدمست تھے۔ اِس ناپائیدار میں یکا یک موت سے ہمکنار ہونے کے اَندیشے سے نابلد، پُختہ وعمدہ مکانات کی تعمیرات کرنے، ان کو دیدہ زیب اشیاء سے مُزَیَّن (Decorate) کرنے میں مصروف تھے اور قبر کے اَندھیروں اور اس کی وَحشتوں سے بے نیاز جگمگ جگمگ کرتی قِندیلوں اور قُمقُموں سے اپنے مکانوں کو روشن کرنے میں مشغول تھے۔ اہل وعِیال کی عارِضی اُنسِیَّت، دوستوں کی وَقتی مُصاحبت اور خُدّام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قبر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکا یک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور ان کی دُنیا میں تادیر رہنے کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مُسرَّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے ویران کر دیئے۔ ان کو روشنیوں سے جگمگاتے قُصُور سے گُھپ اندھیری قُبُور میں مُنتَقِل کر دیا گیا۔ آہ! کل تک وہ اَہل وعِیال کی رونق میں شاداں ومَسرور تھے اور آج قبر کی وَحشتوں

اور تنہائیوں میں دل گرِفتہ ورَنجور رہیں۔

اَجَل نے کِسرٰی ہی چھوڑا نہ دارا　　اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا　　پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

دُنیا کا دھوکہ

اِس حکایت کے آخِر میں کنیز کی نصیحت میں بھی عبرت کے بے شُمار مَدَنی پھُول ہیں مگر افسوس ہے اُس پر، جو دُنیا کی بے رنگیاں دیکھنے کے باوُجود بھی اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہوجائے۔ واقِعی جو دُنیاوی زِندگی کے دھوکے میں پڑکر اپنی موت اور قبر وحَشر کو بھول جائے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے عمل نہ کرے نہایت ہی قابلِ مذمت ہے۔ اِس دھوکے سے بچنے کیلئے ہمیں ہمارا پروَرْدگار عزّ وجل خود تَنبِیہ فرمارہاہے۔ چُنانچہ پارہ ۲۲ سورۃُ الفاطِر کی آیت نمبر ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

يايها الناس ان وعدالله حق فلا تغرنكم بالله الغرور

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بے شک اللہ عزّ وجل کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دُنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ عزّ وجل کے حِلم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی (یعنی شیطان)۔

یقیناً جو موت اور اِس کے بعد والے مُعامَلات سے آگاہ ہے وہ دُنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑسکتا۔

بانس کی جھونپڑی

مَنقول ہے حضرتِ سیِّدُنا نوح علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے ایک سادہ سی بانس کی جھونپڑی میں رہائش اختیار فرمائی، عرض کیا گیا بہتر تھا کہ آپ کوئی عُمدہ مکان تعمیر فرمالیتے۔ فرمایا، جو مرجائے گا (جس کو موت کا یقین ہے) اس کیلئے یہ بھی بہُت ہے۔ (العقدُ الفريق ص ۱۴۶ ط۔دار احياء التراث العربي بيروت)

افسوس کہ ہم موت کی جانب عدمِ توجُّہ کے سبب دُنیا میں عُمدہ عُمدہ مکانات کی تعمیرات میں مُنہمِک ہیں۔ ہم اپنے مکانات کو انگلش ٹائلڈ باتھ، امریکن کچن، ماربل فلورنگ وارڈ روب، فُل گرِل ورک، فُل وُڈ وَرک، ایکسٹرا وَرک سے خوب سجاتے ہیں۔ ایک عَرَبی شاعر نے کس قدر دَرْد بھرے انداز میں ہمیں سمجھانے کی کوشش کی ہے، مُلاحَظہ ہو،

زَيَّنْتَ بيتَكَ جاهِلا وَعمرْتَه　　ولعَلَّ غيرَكَ صاحبُ البيتِ

مَنْ کَانَتِ الایَّامُ سائِرَۃً بِہٖ فَکَانَّہٗ قَدْ حَلَّ بِالْمَوتِ
وَالْمَرءُ مُرْتَھِن بِسَوْفَ وَلَیْتَ وَھَلاکُہٗ فِیْ السَّوْفِ وَالَّیْتِ
فَلِلّٰہِ دَرُّفتیً تَدبَّرَ اَمْرَہٗ فَغَدا وَرَاحَ مُبادِرَ المَوتِ

اشعار کا ترجمہ :

۱ (دُنیا کی حقیقت اور آخِرت کی معرِفت سے) جَہالت کی بِنا پر تُو اپنے مکان کو زِینت دینے اور صِرف اِسی کو آباد کرنے میں لگا ہوا ہے اور (تیرے مرنے کے بعد) شاید تیرا غیر اِس مکان کا مالِک ہو۔

۲ جس کو ایّام (کی گاڑی قبر کی طرف) کھینچتی چلی جارہی ہے وہ گویا موت سے مِل چکا یعنی بَہُت جلد مرجائے گا۔

۳ اور آدمی (دُنیاوی مقاصِد کے حصول میں) اُمّید ورَجاء کے پھندے میں گرِفتار ہے حالانکہ انہیں جھوٹی اُمّیدوں میں اس کی ہلاکت پوشیدہ ہے۔

۴ اُس جوان کا اَجر اللہ تعالیٰ (کے ذِمّۂ کرم) پر ہے جس نے اپنے (قبر وآخِرت کے) مُعامَلے کی تدبیر کی اور صبح وشام موت کی تیّاری کرنے میں جلدی کی۔

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العیوب عزَّوجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو عمدہ مکانات سے کس قدر بے رَغبتی تھی اِس بات کو ابو داؤد شریف کی اس رِوایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، چُنانچِہ

بُلند مکان زمین بَوس کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک دِن رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تشریف لے گئے ہم بھی ساتھ ہی تھے کہ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے ایک بُلند عمارت مُلاحظہ کی تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ، یہ فُلاں انصاری کی ہے۔ (یہ سُن کر) مدینے کے تاجور، سلطانِ بَحر وبَر، محبوبِ ربِّ اکبر عزَّوجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم خاموش ہوگئے اور یہ بات قلبِ اَطہر میں رکھ لی۔ حتّٰی کہ اُس عمارت کا مالِک حاضِر ہوا تو اُس نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو لوگوں (کی موجودَگی) میں سلام عرض کیا، سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے اُس سے اِعراض کیا، اُس (انصاری) نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا یہاں تک کہ اس (انصاری) شخص نے اپنے بارے میں ناراضگی (کا اِظہار) اور اِعراض جان لیا تو اُس نے جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے اَصحاب سے اِس کیفیت کو بیان کیا اور کہا، وَاللہ میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو ناراض پاتا ہوں۔ صَحابۂ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حُضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم تشریف لے گئے تھے تو تمہاری عمارت دیکھی۔ (یعنی ہمارا اندازہ یہی ہے کہ تم سے ناراضی کا سبب تعمیر کردہ بُلند عمارت ہے یہ سُن کر) وہ (انصاری) اپنی عمارت کی طرف لوٹے اور اُسے ڈھا کر زمین بوس کردیا۔ (سُنَنِ ابوداؤد رقم الحدیث ۵۲۳۷ ج ۴ ص ۴۰۲ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے حضراتِ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ مفسرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، مصطفےٰ جانِ رَحمت، محبوبِ ربُّ العزّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نہ تو عمارت ڈھانے کا حُکم دیا اور نہ یہ فرمایا کہ اِس طرح کی عمارت بنانا جائز نہیں، اُن صَحابی کو صِرف اندازہ ہی ہوا کہ شاید تاجدارِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس عمارت کے سبب مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں، تو ان کا یہ ذِہن بنا کہ یہ عمارت میرے اور محبوب کے درمیان آڑ بن گئی لہٰذا اُسے ڈھا دیا۔ اِس ڈھانے میں مال کو برباد کرنا نہیں اور فضول خرچی نہیں بلکہ اَصْل مقصود محبوب کو منانا ہے، اگر عمارت ڈھانے سے اللہ عزوجل کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہو جائیں تو یقیناً یقیناً یقیناً سَودا نہایت ہی سَستا ہے، جنابِ خلیل علیہ السلام تو رِضائے الٰہی عزوجل کیلئے فرزند کو ذَبح کرنے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔ (مِراٰۃ شرح مِشکوٰۃ ج ۷ ص ۲۱) حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل ذبیحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ذَبْح سے مُتعلِّق قراٰنی واقِعہ مشہور ومَعروف ہے۔ یہ انہیں حضرات کے ساتھ خاص تھا اب کوئی خواب وغیرہ میں حکم پا کر اپنی اولاد کو ذَبح نہیں کر سکتا۔ کرے گا تو قاتل اور جہنم کا حقدار ٹھہرے گا۔

عبرت اَنگیز کُتبہ

حضرتِ سیِّدُنا ابُو زَکَرِیَّا تیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، ' خلیفہ سُلیمان بن عبدُ الملِک مسجِدِ حرام میں موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک پتّھر لایا گیا جس پر کوئی تحریر کَندہ تھی۔ اُس نے ایسے شخص کو بُلانے کا کہا جو اِس کو پڑھ سکے۔ چُنانچِہ مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا، ' اے ابنِ آدم! اگر تُو اپنی موت کے قریب ہونے کو جان لے تو لمبی لمبی اُمیدوں سے کَنارہ کشی اِختیار کر کے اپنے نیک عمل میں زِیادَتی اور حِرص و لالچ اور دنیا کمانے کی تدبیریں کم کر دے۔ (یاد رکھ!) اگر تیرے قدم پھسل گئے تو روزِ قِیامت تجھے نَدامت کا سامنا ہو گا۔ تیرے اَہل و عِیال تجھ سے بے زار ہو جائیں گے اور تجھے تکلیف میں مُبتَلا چھوڑ دیں گے۔ تیرے ماں باپ اور عزیز و اَحباب بھی تجھ سے جُدا ہو جائیں گے۔ تیری اَولاد اور قریبی رشتے دار تیرا ساتھ نہ دیں گے۔ پھر تُو لَوٹ کر دُنیا میں آ سکے گا نہ ہی نیکیوں میں اِضافہ کر سکے گا۔ پس اُس حسرت و نَدامت کی ساعت سے پہلے آخِرت کیلئے عمل کر لے۔' (ذَمُّ الھَویٰ باب، ۵ ص ۴۹۸ ط، دارالکتب العِلْمِیّہ بیروت)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی | جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اِس جَہل سے تُو نکل بھی | یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے | یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقلمند کو چاہئے کہ وہ اپنی گزشتہ زندگی کا جائزہ لے اپنے گناہوں پر نادِم ہو کر ان سے سچّی توبہ کرے۔ زِیادہ دیر زِندہ رہنے کی اُمّید کے دھوکے میں نہ پڑے بلکہ قبر وآخِرت کی تیاری کیلئے فوراً نیک اَعمال میں لگ جائے۔ دَولت و مال اور اہل وعِیال کی مَحبت میں نہ نیکیاں چھوڑے نہ گناہوں میں پڑے کہ ان سب کا ساتھ تو دم بھر کا ہے اور نیکیاں قَبر وآخِرت بلکہ دُنیا میں بھی کام آئیں گی۔

عزیز، اَحباب، ساتھی دم کے ہیں سب چھوٹ جاتے ہیں
جہاں یہ تار ٹوٹا سارے رِشتے ٹوٹ جاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی فکرِ آخِرت اُسی وَقت حاصِل ہوسکتی ہے جب کہ ہم موت کو ہر وَقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور اس دارِفنا کی فانی اَشیاء کی دِل میں کچھ وَقعت ہی نہ رکھیں۔ بلکہ جب بھی اِس دُنیا کی کسی چیز کو دیکھ کر خوشی حاصِل ہو تو فوراً یہ بات یاد کریں کہ عنقریب یہ فنا ہو جائے گی یا مجھے اِسے چھوڑ کر جانا پڑے گا۔

جب اِس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بارونق گھر دیکھ کر رَو پڑے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مُطیع علیہ رحمۃ السّمیع نے ایک دِن اپنے بارونق گھر کو دیکھا تو خوش ہو گئے مگر پھر فوراً رونا شروع کر دیا اور فرمایا، "اے خوبصورت مکان! اللہ عزّوجلّ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تجھ سے خوش ہوتا اور اگر آخِر کار تنگ قبر میں جانا نہ ہوتا تو دُنیا اور اس کی رَنگینیوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔" یہ فرمانے کے بعد اِس قدر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔

(اِتحاف السادۃِ المتّقین ج ۱۴ ص ۳۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

مَلَکُ الْمَوْت نے فرمایا

مَنقول ہے کہ حضرتِ مَلَکُ الموت علیہ السلام کسی شخص کی روح قَبض کرنے تشریف لائے۔ اُس نے پوچھا، آپ کون ہیں، فرمایا، "میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے نہیں ڈرتا، مَحلّات (کے مُسلّح چوکیدار) جس کو روک نہیں پاتے اور جو رِشوتیں قَبول نہیں کرتا۔ اُس شخص نے کہا، جب تو آپ مَلَکُ الموت علیہ السلام ہیں، افسوس! میں نے تو (ابھی) موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات کی تیاری نہیں کی۔ فرمایا، اے شخص! تیرا فُلاں ہمسایہ کہاں ہے؟ تیرا فُلاں قرابت دار کِدھر گیا؟ عرض کیا، وہ مَر چکے۔

فرمایا، کیا تیرے لئے ان کی موت میں کوئی عبرت نہ تھی کہ (نصیحت حاصل کرکے) آخرت کی تیاری کرتا؟ پھر اُس کی روح قبض فرمالی۔' (المُستطرف ج ۲ ص ۳۱۸ ط، دارصادر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب وعقلمند وُہی ہے جو دوسروں کو مرتا دیکھ کر اپنی موت کو یاد کرے اور قبر و آخرت کی تیاری کر لے۔ جیسا کہ بُزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی کا منقولہ ہے، 'اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ' یعنی 'سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔' (اِتحاف السادۃ المُتقین ج ۱۴ ص ۳۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

تصوُّرِ موت

غفلت کے ساتھ موت کو یاد کرنے سے یہ سعادت حاصل نہیں ہوگی کہ اس طرح تو انسان ہمیشہ جنازے دیکھتا ہے رہتا ہے اور کبھی اپنے ہاتھوں سے بھی انہیں قبر میں اُتارتا ہے۔ **تصوّرِ موت** کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھی تنہائی میں دِل کو ہر طرح کے دُنیاوی خیالات سے پاک کرے پھر پہلے اپنے ان دوستوں، رشتے داروں کو یاد کیجئے جو وفات پاچکے ہیں، اپنے قُرب وجوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تصوُّر ہی تصوُّر میں اُن کے چہرے سامنے لائے اور خیال کرے کہ کس طرح دُنیا میں اپنے اپنے مَنصب وکام میں مشغول، لمبی لمبی اُمیدیں باندھے دُنیاوی تعلیم کے ذَرِیعے روشن مُستقبل کی بہتری کیلئے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمّل نہ ہوسکیں۔ اس دنیاوی کاروبار کیلئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مَشَقَّتیں برداشت کیا کرتے تھے۔ وہ صِرف اِس دُنیا ہی کیلئے کوششوں میں مَصروف تھے، اِس کی آسائشیں انہیں محبوب اور اسی کا آرام انہیں مرغوب تھا۔ وہ یوں زِندگی گزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں، چُنانچہ وہ موت سے غافِل، خوشیوں میں بدمَست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے۔ ان کے کفن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے۔ آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں موت نے انہیں یکا یک آلیا اور وہ قبروں میں پہنچا دیئے گئے۔ ان کے ماں باپ غم سے نڈھال ہوگئے ان کی بیوائیں بے سہارا ہوگئیں، ان کے بچے بلکتے رَہ گئے، ان کے خوابوں کا آئینہ چکنا چُور ہوگیا۔ اُمیدیں ملیامیٹ ہوگئیں، ان کے کام اَدھورے رہ گئے۔ دُنیا کے لئے ان کی سب کوششیں رائیگاں گئیں۔ وُرَثاء ان کے اَموال تقسیم کرکے مزے سے کھا رہے ہیں اور ان کو بھول چکے ہیں۔ اس تصوُّر کے بعد اب ان کی قبر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ ان کے بدن کیسے گل سڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حسین چہرے کیسے مَسخ ہوگئے ہوں گے، وہ کِھلکھلا کر ہنستے تھے تو مُنہ سے پھول جھڑتے تھے، مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خوبصورت دانت جھڑ چکے ہوں گے اور مُنہ میں پیپ پڑ گئی ہوگی۔ ان کی موٹی موٹی دِلکش آنکھیں اُبَل کر رُخساروں پر بہہ گئی ہوں گی۔ ان کے رَیشم جیسے بال جھڑ کر قبر میں بکھر گئے ہوں گے۔ ان کی باریک اونچی خوبصورت ناک میں کیڑے گُھسے ہوئے ہوں گے۔ ان کے گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے پتلے نازُک ہونٹوں کو کیڑے

کھا رہے ہوں گے۔ وہ ننّھے منّھے بچّے جن کی تُتلی باتوں سے غمزدہ دل کِھل اُٹھتے تھے مرنے کے بعد ان کی زبانوں پر کیڑے چمٹے ہوں گے۔ نوجوانوں کے قابلِ رَشک توانا، وَرزِشی جسم خاک میں مل گئے ہوں گے۔ ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہو چکے ہوں گے۔ یہ تصور کرنے کے بعد یہ سوچے کہ یِہی حال عنقریب میرا بھی ہونے والا ہے، عنقریب مجھ پر بھی نَزْع کی کیفیت طاری ہوگی، آنکھیں چھت پر لگی ہوں گی، عزیز و اقارِب جمع ہوں گے۔ ماں 'میرا لال، میرا لال' کہہ رہی ہوگی۔ باپ مجھے 'بیٹا بیٹا' کہہ کر پکار رہا ہوگا، بہنوں کی جانب سے 'بھائی بھائی' کی آواز آ رہی ہوگی۔ چاہنے والے سِسکیاں اور آہیں بھر رہے ہوں گے۔ پھر اِسی چیخ و پکار کے ماحول میں روح قبض کر لی جائے گی، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائیگا۔ عزیزوں کے رونے دھونے سے کُہرام مچ جائیگا۔ پھر غسّال کو بلایا جائے گا، مجھے تختۂ غُسل پر لٹا کر غُسل دیا جائے گا اور کفن پہنایا جائے گا، آہ و فُغاں کے شور میں میرا جنازہ اُس گھر سے روانہ ہوگا جس گھر میں میں نے ساری عُمر بسر کی، کل تک جنہوں نے ناز اُٹھائے آج وُہی میرا جنازہ اُٹھا کر قبرِستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قبر میں اُتار کر میرے عزیز اپنے ہاتھوں سے مجھ پر مٹّی ڈالیں گے، آہ! پھر قبر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر واپَس پلٹ جائیں گے، میرا دل بہلانے کیلئے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا، ہائے! پھر قبر میں میرا جسم گلنا سڑنا شروع ہو جائیگا، اسے کیڑے کھانا شروع کر دیں گے، وہ کیڑے پتا نہیں میری سیدھی آنکھ پہلے کھائیں گے یا اُلٹی آنکھ، میری زَبان پہلے کھائیں گے یا میرے ہونٹ، ہائے! ہائے! میرے بدن پر کس قدر آزادی کے ساتھ کیڑے رَینگ رہے ہوں گے۔ ناک، کان اور آنکھوں وغیرہ میں گُھس رہے ہوں گے۔ یُوں اپنی موت اور قبر کے حالات کا باری باری تصور باندھے پھر منکر نکیر کی آمد، ان کے سُوالات اور عذابِ قبر کا خیال کرے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے مُعامَلات سے ڈرائیے۔

اس طرح فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے موت کا تصوُّر کرنے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل دِل میں موت کا اِحساس پیدا ہوگا، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا، موت کو یاد کرنے کیلئے مہینے میں کم از کم ایک بار اندھیرا کر کے تنہائی میں "وِیران محل" نامی بیان کا کیسیٹ سننا نیز یہ اشعار پڑھنا سُننا اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل بے حد مفید رہے گا۔

موت کی یاد دلانے والے اَشعار

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار
مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار

یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی
تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وَحشت بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئے گا
ہاں مگر اَعمال لیتا آئے گا

نَرم بستر گھر پہ ہی رَہ جائیں گے
تجھ کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے

جب اندھیری قبر میں تُو جائے گا
رَوئے گا چلّائے گا گھبرائے گا

کام مال و زَر وہاں نہ آئے گا
غافِل انسان یاد رکھ پچھتائے گا

جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے
قبر میں کیڑے بدن کو کھائیں گے

قبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا
یاد رکھ نازُک بدن پھٹ جائے گا

تیرا اِک اِک بال تک جَھڑ جائے گا
خوبصورت جِسم سب سَڑ جائے گا

آہ اُبل کر آنکھ بھی بَہہ جائے گی
کھال اُدھڑ کر قبر میں رہ جائے گی

سانپ بچھو قبر میں گر آگئے
کیا کرے گا بے عمل گر کھا گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ ہر وقت موت اور قبر و آخرت کو پیشِ نظر رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ گناہوں سے **مُجتَنِب** اور نیکیوں پر **مُستَعِد** رہتے اور اس دارِ فنا کی عارِضی لذّتوں میں **مُنہَمِک** ہو کر مطمئن ہو جانے کے بجائے خوفِ خدا عزّوجل سے گِریہ کناں رہتے۔ چُنانچہ

قبر کی پہلی رات

حضرتِ سیِّدُ نا یزید رقاشی علیہ رحمۃ اللہ الشافی فرماتے ہیں کہ ہم عامر بن عبداللہ علیہ رحمۃ اللہ کے پاس حاضِر ہوئے۔ روتے روتے اُن کی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں، ہم نے سببِ گِریہ دَرْیافت کیا تو فرمانے لگے، مجھے اُس (طویل ترین) رات کا خوف رُلا رہا ہے جس کی صُبح یومِ قِیامت ہے، یعنی قبر کی رات کے ہوشرُبا تصوُّر نے تڑپا رکھا ہے۔ (المجالسہ ص ج ۱۹۹ ط، دارالکتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَبر و حَشر کے اَحوال کو سامنے رکھ کر ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ ہمیں بھی موت کی یاد اور اس کی آمد سے قبل اس کی تیاری کرنے کی تَرغیب دِلاتے ہیں۔ چُنانچہ

موت کی یاد کیوں ضَروری ہے!

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ الْعُلُوم میں فرماتے ہیں، ''وہ شخص کہ موت جس کے گِرنے کا وقت ہو، مِٹّی جس کا بچھونا، قبر جس کا ٹھکانہ، زمین کا پیٹ جس کا قِیام گاہ، کیڑے جس کے اُنیس (یعنی ساتھی)، منکر نکیر جس کے ہمنَشین، قِیامت جس کی وَعدہ گاہ، اور جنّت وجہنَّم جس کا مَورِد (یعنی وارِد ہونے کی جگہ) ہو اُسے صِرف موت ہی کی فِکْر ہونی چاہئے وہ صِرف اِسی کا ذِکر کرے، اِسی کے لئے تیاری کرے، اِسی کی تدبیر کرے، اِسی کا مُنتظِر رہے اور حق یہ ہے کہ اپنے آپ کو فوت شُدہ لوگوں میں شُمار کرے اور خود کو مرا ہوا تصوُّر کرے، کیونکہ مَقُولہ ہے، کُلّ ما ھُوَاتٍ قریب یعنی وہ چیز جو آ کر ہی رہے گی قریب ہے۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۴ ص ۴۷۵ طبعۃ دار الفکر بیروت)

نبیِّ آخِرُ الزَّمان، سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسَبہ کرے اور موت کے بعد کے مُعاملات کیلئے تیاری کرے۔'' (جامع ترمذی رقم الحدیث ۲۴۶۷ ج ۴ ص ۲۰۷ دارالفکر بیروت) بُزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ موت اور اس دُنیا سے کُوچ کر جانے کو بَہُت کثرت سے یاد کرتے بلکہ بسا اوقات ان پر موت اور قبر و حَشر کی اس فِکر و خوف کا ایسا غلَبہ ہوتا کہ ان پر بیہوشی طاری ہو جاتی۔ چُنانچہ

مزاج پُرسی کا جواب

حضرتِ سیِّدُ نا یزید رقاشی علیہ رحمۃ اللہ الشافی (سے جب کوئی عرض کرتا، کیا حال ہے؟ تو) فرمایا کرتے، موت جس کا مَوعِد (یعنی وعدے کا وقت) زمین کے نیچے جس کا ٹھکانا، قبر جس کا گھر، کیڑے جس کے اُنیس (یعنی ساتھی) ہوں اور اسی کے ساتھ ساتھ اسے فَزَعُ الْاَکْبَر (بڑی گھبراہٹ یعنی قِیامت) کا بھی اِنتِظار ہو، اُس کا حال کیا ہوگا؟ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر رِقّت طاری ہو جاتی حتّٰی کہ روتے روتے بیہوش ہو جاتے۔ (اَلْمُسْتَطْرَف ج ۳ ص ۳۲۴ ط، دارِصادِر بیروت)

صُبح کس حال میں کی؟

اِسی طرح حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃ اللہ الجبّار سے کسی نے پوچھا، آپ نے صُبح کیسے کی؟ فرمایا، اُس شخص کی صبح کس حال میں ہوگی جو ایک گھر (یعنی دُنیا) سے دوسرے گھر (یعنی آخِرت) کی طرف جانے والا ہو اور کچھ پتا نہ ہو کہ جنّت میں جانا ہے یا دوزخ ٹھکانہ۔ (تَنبِیہُ الغافِلین ص ۵۲۶ ط، دار ابن کثیر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ان بُزُرگانِ دین رحمۃ اللہ تعالٰی کی مبارک مَدَنی فِکر سے اِکتِساب (اِک۔تِ۔ساب) فَیض کرتے ہوئے موت اور آخِرت کی تیّاری کا ذِہن بنائیں اور اس بے ثَبات، عارِضی اور فانی دُنیا پر اعتماد و اطمینان کے بجائے آخِرت کی تیّاری میں مشغول رہیں۔

سب سے بہتر توشہ دان

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز علیہ رحمۃ العزیز نے اپنے ایک خُطبے میں اِرشاد فرمایا، اے لوگو! دُنیا تمہارا باقی رہنے والا ٹھکانہ نہیں ہے یہ تو وہ ناپائیدار ہے جس کیلئے اللہ تعالٰی نے فنا ہونا اور اس کے رَہنے والوں پر یہاں سے رُخصت ہو جانا لکھ دیا ہے۔ عنقریب مضبوط اور آباد مکان ٹوٹ پھوٹ کر وِیران ہو جائیں گے اور ان مکانات کے کتنے ہی ایسے مَکین جن پر رَشک کیا جاتا ہے بَغْتَۃً (بَغ۔تَ۔تَن) تمام (یعنی جلد تر ین) رخصت ہو جائیں گے۔ پس اے لوگو! اللہ تعالٰی تم پر رَحم فرمائے اِس (دنیا) میں سے عُمدہ چیز (یعنی نیکیاں) لے کر اچھے حال میں نکلو اور توشۂ سفر لے لو۔ پس بہترین توشہ تقوٰی و پرہیز گاری ہے۔

(اِحیاءُ العلوم ج ۴ ص ۳۸۴ ط، دار الفکر بیروت)

دُنیا برباد ہوکر رہے گی!

کروڑوں شافِعیوں کے عظیم پیشوا، حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک بار بیان میں اِرشاد فرمایا، ''بے شک دُنیا پھسلنے کی جگہ اور ذِلّت کا گھر ہے، اِس کی بربادی ہونے والی اور اس کے ساکِنین (سا۔کِ۔نِین) یعنی باشِندے قبروں میں پہنچنے والے ہیں، اس کا حُصُول اس سے جُدائی پر موقوف ہے اور اس کی دولت مندی، تنگدستی کی طرف پھرنے والی ہے، اِس میں زِیادَتی، تنگی ہے اور اِس میں تنگی، آسانی ہے۔ پس اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں گھبرا کر توبہ کر اور اس کے عطا کردہ رِزق پر راضی رَہ۔ دارِ بقا (یعنی آخِرت) کے اَجر کو دارِ فنا (یعنی دُنیا) کے بدلے میں نہ گنوا، تیری زندگی ڈھلتا سایہ اور گرتی دیوار ہے، اپنے عمل میں زِیادَتی اور اَمَل (یعنی دنیاوی امید) میں کمی کر۔ (الزّہر و قصر الامل ص ۶۱ ط، مکتبۃ الغزالی دمشق)

آج عمل کا موقع ہے!

حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مشکِل علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکرِیم نے ایک مرتبہ کُوفہ میں خُطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، "بے شک تمہارے بارے میں مجھے اِس بات کا خوف ہے کہ کہیں تم لمبی لمبی اُمّیدیں نہ باندھ بیٹھو، خبردار! نفسانی خواہشات کی پَیروی راہِ حق سے بھٹکا دیتی ہے۔ خبردار! دُنیا عنقریب پیٹھ پھیرنے والی اور آخِرت جلد آنے والی ہے۔ آج عمل کا دِن ہے، حساب کا نہیں اور کل حِساب کا دن ہوگا اور عمل کا نہیں۔" (ایضاً ۵۸)

دُنیا آخِرت کی تیّاری کیلئے مخصوص ہے

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے آخری خُطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے، "اللہ تعالیٰ نے تمہیں دُنیا مَحض اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیاری کرو اور اس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دُنیا مَحض فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخِرت) سے غافل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دُنیا کو باقی رَہنے والی آخِرت پر تَرجیح نہ دو کیونکہ دُنیا مُنْقَطِعْ (مُن۔قَ۔طِعْ) ہونے والی ہے اور بے شک اللہ عزّوجل کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ عزّوجل سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رُوک اور) ڈھال اور اُس عزّوجل تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔" (ایضاً)

ہے یہ دُنیا بے وفا آخِر فنا نہ رہا سلطان اِس میں نہ گدا